مسئلہ

باغِ فدک و خطائے اِجتہادی

از قلم

سردارِ ملت حضرت مولانا

صوفی سردار محمد نشان قادری

مکتبہ قادریہ وصفیہ

بلال پارک کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یاسیدی یا رسول اللہ

مسئلہ باغِ فدک
و
خطائے اجتہادی

ازقلم:
سردارملت حضرت مولانا صوفی سردار محمد نشان قادری

ناشر:
مکتبہ قادریہ وصفیہ
بلال پارک کامونکی ضلع گوجرانوالہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب	مسئلہ باغِ فدک وخطائے اجتہادی
ازقلم	سردار ملت حضرت مولانا صوفی سردار محمد نشان قادری
کمپوزنگ	عرفان ثاقب سلطانی
پروف ریڈنگ	مولانا صاحبزادہ حسن رضا سردار وصفی قادری
اشاعت اول	جنوری ۲۰۲۱
ناشر	مکتبہ قادریہ وصفیہ
قیمت	

ملنے کا پتہ

۱: جامع مسجد قادری صوفی نشان صاحب والی محلّہ بلال پارک گلی نمبر ۱ نشان سٹریٹ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

۲: صاحبزادہ حسن رضا سردار وصفی قادری

موبائل: 0331-6471499 0306-4020201

۳: المدینہ لائبریری P-90 بازار نمبر 2 مرضی پورہ نڑوالا روڈ فیصل آباد

فون: 0321-7031640

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کافی عرصہ سے سنی اور شیعہ کے درمیان مسئلہ باغِ فدک میں اختلاف چلا آرہا ہے اس مسئلہ پر کئی ضخیم کُتب شائع ہو چکی ہیں مجھ سے چند لوگوں نے یہ فرمائش کی ہے کہ آپکے پاس کافی دینی کتب کا ذخیرہ ہے آپ اِس مسئلہ پر عام فہم ایک کتاب لکھیں۔ جس کو پڑھ کر ہر کم فہم آدمی بھی مسئلہ کی نوعیت معلوم کر لے۔ ہم اس مسئلہ کو اَدِلہّ اَربعہ سے ثابت کریں گے جو ہمارے پاس کتب خانہ میں دینی کتب موجود ہیں۔ اُسکی اصلی عبارت تحریر کریں گے تاکہ انکار کی گنجائش باقی نہ رہے اور مسئلہ کی نوعیت کی وضاحت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ میری اِس کاوش کو اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین

۲۰۲۰-۸-٦ بروز جمعرات

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین.

اما بعد! قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

وَاعۡلَمُوا أَنَّمَا غَنِمۡتُمۡ مِنۡ شَیۡءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِی الۡقُرۡبَیٰ وَالۡیَتَامَیٰ وَالۡمَسَاکِینِ وَابۡنِ السَّبِیلِ.

(الانفال،آیت:۴۱، پارہ:۱۰)

ترجمہ:

اور جان لو کہ جو کوئی چیز تم غنیمت میں حاصل کرو تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے،اس کا پانچواں حصہ اور رسول کے لئے اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے ہے۔

مال غنیمت کی تعریف یہ ہے:

کہ وہ کفار سے لڑ کر حاصل کیا جائے ، اُسے مالِ غنیمت کہتے ہیں جو مال بغیر لڑے کفار سے حاصل کیا جائے اُسکو مالِ فئی کہتے ہیں،عربی لغت

میں بھی یہی لکھا ہے، **الغنیمة فی اللغة ماینالہ الرجل اَو الجماعة بسعی** اور مال فئی کی تعریف یہ ہے، **و الفیئی ھو کل مال دخل علی المسلمین من غیر حرب** ۔فئی وہ مال ہے جو بغیر لڑائی کے حاصل کیا جائے۔

''باغِ فدک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت نہ تھا کیونکہ انبیاء کرام علیھم السلام کی وراثت علم ہوتا ہے، زمین وغیرہ نہیں ہوتی، جب یہ بات مان لی جائے تو تنازع ختم ہو جاتا ہے۔انبیائے کرام علیھم السلام کی کوئی چیز وراثت نہیں ہوتی نہ درھم نہ دینار اور نہ ہی زمین و مکان وراثت میں شامل ہے، باغِ فدک کی آمدن مشترکہ طور پر خرچ کی جاتی تھی۔باقی رہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے باغِ فدک مانگنا اور خلیفہ اول کا اُن کو فرمان مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سنانے کے بعد سیدہ کا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

ایک الزامی جواب یہ ہے کہ اگر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا باغ فدک حق تھا تو حق میں اکیلی نہیں باقی تین صاحبزادیاں بھی شامل ہیں انہوں نے اپنا

حق کیوں نہیں مانگا۔ کیونکہ وہ بھی رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد ہیں ۔جو کہ قرآن کریم سے ثابت ہے ارشاد خداوندی ہے۔

یَاأَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِأَزْوَاجِکَ وَبَنَاتِکَ

(الاحزاب،آیت:۵۹،پارہ:۲۲)

ترجمہ: اے غیب کی خبریں دینے والے نبی آپ کہہ دیجئے اپنی تمام ازواج پاک اور تمام صاحبزادیوں کو۔

قرآن کریم میں دونوں جملے جمع کے ہیں۔ بنات بھی جمع کا صیغہ ہے جس کے معنی چار حقیقی بیٹیاں ہیں۔ جو شخص ایک بیٹی مانتا ہے وہ سنی نہیں رافضی ہے اور علم شریعت سے جاہل ہے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چار حقیقی صاحبزادیوں کا ثبوت ہمارے رسالہ تنبیہ الاغبیاء فی بنات سید الانبیاء میں پوری بحث دیکھیں۔ ہم نے کتب شیعہ اور کتب اہل سنت سے چار صاحبزادیاں حقیقی ثابت کی ہیں۔

باغِ فدک کا مطالبہ

باغِ فدک کا سوال سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ

والسلام کی ظاہری زندگی میں کیا تھا۔حدیث کامتن مندرجہ ذیل ہے۔

حدیث پاک:

عَن الـمغيرةِ قَالَ :إِنَّ عـمَـرَ بـنَ عبد العزيزِ جَمَعَ بَنِى مَـرْوَانَ حِيـنَ اسْتُخْلِفَ فَقَالَ :إِنَّ رَسُـولَ الـلَّـهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّمَ كَانَتْ لَهُ فَدَكُ فَكَانَ يُنْفِقُ مِنْهَا وَيَعُودُ مِنْهَا عَلٰى صَغِيرِ بَـنِى هَاشِمٍ وَيُزَوِّجُ مِنْهَا أَيِّمَهُمْ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْهُ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهَا فَـأَبَـى فَـكَـانَـتْ كَـذَالِكَ فِى حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَـلَّـمَ حَتَّـى مَضٰى لسبيلِه فَلَمَّاأنْ وُلّىَ أَبُو بكرٍ عَمِلَ فِيهَا بِمَا عَـمِـلَ رَسُـولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى حَيَاتِهٖ حَتَّى مَضٰى لِسَبِيلِهٖ فَلَمَّا أَنْ وُلِّىَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَمِلَ فِيهَا بِمِثْلِ مَا عَمِلَا حَتَّـى مَـضَـى لِسَبِيلِهٖ ثُمَّ اقْطَعَهَا مَرْوَانُ ثُمَّ صَارَتْ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَـزِيـزِ فَـرَأَيْـتُ أَمْـرًا مَـنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَـاطِمَةَ لَيْسَ لِى بِحَقٍّ وَإِنِّى أُشْهِدُكُمْ أَنِّى رَدَدْتُهَا عَلٰى مَا كَانَتْ يَـعْـنِـى عَـلٰـى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِى بَكْرٍ

وعُمَرَ.

(مشکوۃ شریف صفحہ:۳۵٦،باب الفیئ،مرقات صفحہ ٦٦۵، جلد۲، مرأۃ صفحہ:٦۳٦،جلد:۵ ،سنن الکبری بیہقی صفحہ۳۰۱،جلد:٦، اشعۃ اللمعات فارسی صفحہ:۴۵۰،جلد:۳،سنن ابی داؤد صفحہ:۵۰۴تا۵۰۷، جلد:۲،المستدرک صفحہ:٦۲۷، جلد:۲،حدیث:۲۷۱۱)

ترجمہ:

حضرت مغیرہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبد العزیز نے مروان کی اولاد کو جمع کیا۔ جب آپ خلیفہ ہوئے پھر فرمایا کہ فدک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جس سے آپ خرچ فرماتے اوراس سے بنی ہاشم کے بچوں پرلوٹاتے تھے اسی میں سے اوراسی سے ان کی بیوگان کا نکاح کرتے تھے۔اورحضرت فاطمہ نے آپ سے سوال کیا تھا کہ یہ انہیں دے دیں تو آپ نے انکار کردیا پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی شریف میں اِسی طرح رہاحتی کہ آپکا وصال ہوگیا پھر جب ابوبکر صدیق خلیفہ بنائے گئے تو آپ نے اس میں وہ عمل کیا جورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی حیاتی میں کرتے تھے۔حتی کہ آپ بھی وصال فرماگئے ۔ پھر جب حضرت

عمر بن خطاب خلیفہ بنائے گئے تو انہوں نے اس میں وہ کام کیے جو اُن دونوں بزرگوں نے کیے تھے، حتیٰ کہ وہ بھی دنیا سے چلے گئے پھر اس مروان نے بانٹ لیا پھر عمر بن عبدالعزیز کے پاس پہنچا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جس چیز کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جناب فاطمہ کو نہ دیا، اس میں میرا حق نہیں میں تم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں اسے اسی حال کی طرف لوٹاتا ہوں، جہاں پر وہ تھا، یعنی حضور اور ابوبکر و عمر کے زمانہ میں۔

باغِ فدک نبی علیہ السلام نے غریبوں کے لئے وقف کر دیا تھا جیسا کہ بخاری شریف میں ہے اور مسافروں کے لیے بھی وقف تھا۔

(مرأۃ صفحہ ۶۳۵ جلد ۵)

فدک خیبر سے تین میل ہے اور اب وہاں زمین سفید ہے کوئی باغ وغیرہ نہیں ہے۔

اب معصوم کی بحث کرتے ہیں انبیائے کرام کے علاوہ کوئی بھی ذات معصوم نہیں یہ عقیدہ اہل سنت کا ہے۔

(مرأۃ ج ۵ ص ۲۱)

انبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں لیکن انبیائے کرام سے خطائے اجتہادی کا امکان ہے۔خطائے اجتہادی مبنی بر ثواب ہے گناہ نہیں قرآن کریم پارہ نمبر۱ **لا تقربا هذه الشجرة** کے تحت مفسرین اہل سنت نے لکھا ہے:

مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی لکھتے ہیں۔

انبیائے کرام معصوم ہوتے ہیں یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے اجتہاد میں خطا ہوئی اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی۔

کنزالایمان برحاشیہ تفسیر نعیمی صفحہ۱۲ حاشیہ ٦۴

خطائے اجتہادی کے دلائل

خیال رہے کہ حضرات انبیاء کرام گناہ، بدعقیدگی اور اِن کے ارادوں سے معصوم ہیں۔خطائے اجتہادی غلطی سے معصوم نہیں۔

(مرأۃ مفتی احمد یار خاں گجراتی علیہ الرحمۃ صفحہ۳۹۴ جلد۵)

انبیاءکرام کی خطائیں بھی رب تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں جس پر مخلوق کو لاکھوں عطائیں ملتی ہیں۔

(مراۃ کتاب الجہاد صفحہ۴۷۸ جلد۵)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب قاضی یمن نبی علیہ السلام نے بنا کر بھیجا تو اجتہاد کی اجازت دی تھی۔

(مراۃ صفحہ ۳۷۹، جلد ۵)

مذکورہ حدیث سے ثابت ہو گیا کہ اجتہاد اصول دین ہے حدیث پاک میں اجتھد رائی کا جملہ خطائے اجتہادی کے لاکھ مسئلوں کا حل ہے اور خطائے اجتہادی معصیت نہیں ہوتی بلکہ ثواب ہے، اُمت محمدیہ کا کوئی شخص خواہ وہ علامہ ہو شیخ الحدیث یا مولوی ہو خطائے اجتہادی کو گناہ نہیں ثابت کر سکتا۔ یہ عصمت انبیاء کے خلاف نہیں۔ اللہ تعالیٰ اُمت محمدیہ کو دین کی سمجھ عطا فرمائے آمین۔

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا اجتہاد

انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا جو کوئی تجھ سے یہ کہے کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شبِ معراج میں اپنے رب کو دیکھا وہ جھوٹا ہے۔

(بخاری شریف کتاب التوحید حدیث ۲۲۱۵ مترجم صفحہ ۹۶۲ جلد ۳)

اِسی حدیث مبارکہ کے متعلق محدثین لکھتے ہیں کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجتہاد کیا تھا: **لم تنقل عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بل قالت اجتھادا و استدلالاً**

(عمدۃ القاری صفحہ ۵۸۲ جلد ۱۶)

نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے معراج شریف کے متعلق سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اجتہاد کیا تھا۔

(ارشاد الساری شرح بخاری صفحہ ۳۹۵ جلد ۱۵)

خطائے اجتہادی

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ حدیث تمام مجتہدین کو شامل ہے کہ مجتہد سے اگر غلطی بھی ہو جائے تب بھی اجتہاد کی محنت کا ثواب ہے۔

لہٰذا چاروں مذاہب یعنی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی برحق ہیں کہ اگرچہ ان میں سے درست و صحیح تو ایک ہی ہے مگر گناہ کسی میں نہیں بلکہ جن ائمہ مجتہدین سے خطا ہوئی ایک ثواب انہیں بھی ہے، نیز حضرت علی ومعاویہ میں

گنہگار کوئی نہیں۔حق پر حضرت علی ہیں جناب معاویہ سے غلطی ہوئی گنہگار وہ بھی نہیں۔ایک موقعہ پر داوٗد علیہ السلام سے خطا ہوگئی اور جناب سلیمان علیہ السلام نے درست فیصلہ فرمایا۔تو ان دونوں بزرگوں میں گنہگار کوئی نہیں۔

(مراۃ صفحہ ۳۷۶ جلد۵، کتاب الامارۃ)

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت علی ومعاویہ رضی اللہ عنھما کی جنگ خطائے اجتہادی کی بِنا پر ہوئی ،گنہگار کوئی نہیں یہی مذہب اہل سنت کا ہے۔

اسامہ بن زید سے خطائے اجتہادی

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما محبوب صحابی ہیں۔فرماتے ہیں کیونکہ میں اپنے اجتہاد سے سمجھا کہ یہ شخص فقط جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھ رہا ہے۔دل سے نہیں پڑھتا،حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے دوران جنگ ایک شخص کو قتل کر دیا تھا۔یہ خطائے اجتہادی تھی۔اس حدیث سے ثابت ہو گیا کہ صحابہ سے بھی خطائے اجتہادی ہوئی ہیں۔سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مقابل سیدنا امیر معاویہ،سیدہ عائشہ وطلحہ وزبیر رضی اللہ عنھم عشرہ

مبشرہ صحابی ہیں جو مولا علی علیہ السلام سے لڑے یہ اُنکی خطائے اجتہادی تھی۔ یہ مبنی بر ثواب ہے گناہ نہیں۔

باغِ فدک مانگنے والے تین گروہ

حدیث نمبر ا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ترکہ جو باغِ فدک تھا مانگنے آئے اور باغِ فدک خیبر میں ہے۔ سیدنا ابوبکر صدیق خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہ جواب دیا کہ میں نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنا ہے آپ نے فرمایا ہے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ البتہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پاک والے اس مال سے کھاتے پیتے رہیں گے، سیدنا ابوبکر نے یہ بھی کہا، میں تو خدا کی قسم جو کام رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے ویسا ہی کرونگا آپ کا کوئی کام چھوڑ نے والا نہیں، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے

آپ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

حدیث نمبر۲:

حضرت عروہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وراث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔

(مترجم بخاری شریف کتاب الفرائض صفحہ۶۸۲ جلد۳ حدیث نمبر۱۶۳۲)

حدیث نمبر۳:

حضرت مالک بن اوس سے جبیر ابن مطعم نے پوچھا انہوں نے بیان کیا، میں گیا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ اتنے میں اُن کا دربان یرفا نامی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا اُن کو آنے دو۔ یرفا نے اُن کو اجازت دی۔ پھر یرفا کہنے لگا کہ حضرت علی و عباس رضی اللہ عنھما آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ تو سیدنا عمر نے کہا آنے دو۔ وہ دونوں آئے اور کہنے لگے امیر المومنین میرا

اور اُن یعنی علی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ کر دیجئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم کو اُس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے تئیں مراد لیا اُس وقت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھی کہنے لگے بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا فرمایا ہے۔ پھر حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف مخاطب ہوئے اور کہنے لگے کیا تم دونوں جانتے ہو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا ہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں اب تم سے حقیقت بیان کرتا ہوں ہوا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے لُوٹ کا وہ مال جو بغیر جنگ کے ہاتھ آئے اپنے نبی علیہ السلام کے لیے خاص کیا ہے۔ اس میں کسی کا حصہ نہیں رکھا۔ جیسے سورہ حشر آیت نمبر ۴ میں فرمایا: **وَمَا اَفَآءَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ** سے **کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** تک۔ تو یہ نضیر اور خیبر اور فدک وغیرہ خاص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مال تھے۔ مگر خدا

کی قسم آپ نے اُن کو اپنی ذات کیلئے نہیں چھوڑا نہ تم کو چھوڑ کر اپنے لیے خرچ کیا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی میں تقسیم کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا کرتے تھے۔ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا خرچہ اس مال سے نکال لیتے۔ اور جو باقی بچتا اس کو ان کاموں میں صرف کرتے جن میں بیت المال و قومی خزانہ کا روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ نبی علیہ السلام اپنی زندگی بھر ایسا ہی کرتے رہے تم کو اللہ کی قسم کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور اُن کے ساتھ والوں نے کہا بے شک معلوم ہے پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کی طرف مخاطب ہوئے، اُن سے کہا تم کو خدا کی قسم! کہو تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں؟ دونوں نے کہا بے شک معلوم ہے۔ پھر حضرت عمر کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اُٹھا لیا تو ابوبکر خلیفہ ہو گئے انہوں نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ولی ہوں۔ انہوں نے اِن جائیدادوں کو اپنے قبضے میں رکھا اور جن کاموں میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام خرچتے تھے، انہیں کاموں میں خرچتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اُٹھا لیا۔ میں نے یہ کہا میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ولی کا

والی ہوں اور دو (۲) برس تک یہ سب جائیدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جن جن کاموں میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ان کو خرچتے تھے ویسے ہی میں خرچ کرتا رہا ہوں۔ پھر حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنھما! تم دونوں میرے پاس آئے اُس وقت تم دونوں کی زبان ایک تھی۔ دِل ایک تھا آپس میں ملاپ تھا، اے عباس رضی اللہ عنہ! تم نے تو یہ کہا میرے بھتیجے کے مال میں سے مجھے حصہ دلاؤ۔ اور علی رضی اللہ عنہ! تم نے کہا میری بیوی کا حصہ اُن کے والد کے مال سے دلاؤ میں نے کہا نبی کا مال تقسیم نہیں ہوتا۔ البتہ میں اسی شرط پر یہ سب جائیدادیں تمہارے سپرد کرتا ہوں اب تم چاہتے ہو میں اِن جائیدادوں کی نسبت کوئی اور فیصلہ کروں۔ تو یہ ممکن نہیں۔ قسم اُس خدا تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین وآسمان قائم ہیں، میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں ہوں۔ یہ ہوسکتا ہے، اگر تم لوگوں سے ان جائیدادوں کی نگرانی نہیں ہوسکتی تو میرے حوالے کر دو، جہاں میں ہزاروں کام کرتا ہوں اس کا بھی بندوبست کرلوں گا۔

(بخاری شریف مترجم وحید الزماں صفحہ ۶۸۴ جلد ۳)

حدیث نمبر ۴:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو کچھ میں چھوڑ جاؤں، وہ چیز تقسیم نہیں ہوتی اور جو جائیدادیں چھوڑ جاؤں اس سے میری بیویوں کا خرچہ اور میرے عملے کا خرچہ نکال کر باقی کو خیرات کر دیا جائے۔

(بخاری شریف مترجم وحید الزماں صفحہ ۶۸۴ جلد ۳، کتاب الفرائض)

حدیث نمبر ۵:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا تو آپ کی ازواج نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اپنی طرف سے سیدنا ابوبکر صدیق کے پاس بھیجیں اور اپنے ترکے کا مطالبہ کریں۔ اس وقت میں نے کہا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے، ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

(مترجم بخاری شریف صفحہ ۶۸۵ جلد ۳، کتاب الفرائض حدیث نمبر ۱۶۳۶)

مندرجہ بالا پانچ احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہوا کہ باغ فدک کا مطالبہ کرنے والے پانچ افراد تھے جن کو علم تھا کہ باغ ترکہ ہے اور مالِ فئی ہے جس کو تقسیم نہیں کیا جاتا۔ سیدنا علی و سیدنا عباس و سیدہ فاطمہ و ازواج پاک نے بھی باغِ فدک لینے کا مطالبہ کیا تھا لیکن خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سب کو ایک ہی فرمانِ نبی علیہ السلام سنایا تو سب خاموش ہو گئے پھر کسی نے باغِ فدک کا مطالبہ نہیں کیا، یہی حق بات ہے۔ باقی رہا سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا سیدنا صدیق اکبر سے راضی ہونا تو یہ کتب اہل سنت اور کتب شیعہ سے ثابت ہے۔

حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں۔ عبارت یوں ہے:

حضرت عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدنا ابوبکر سیدہ فاطمہ کے پاس تشریف لائے اس وقت اُنکی بیماری شدت اختیار کر چکی تھی تو سیدنا ابوبکر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اجازت چاہی اور سیدہ سے کہا اگر آپ اُن کو اجازت دیتی ہیں تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اُن کو اجازت ہے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی فرضیت عنہ پس آپ اُن

سے راضی ہوگئیں۔

(الریاض النضرۃ صفحہ ۱۵۲ جلد ا طبع بیروت ،سنن کبریٰ بیہقی صفحہ ۳۰۱ جلد ۶ رضیت بذلک شرح ابن میثم صفحہ ۱۰۷ جلد ۵، طبع ایران۔الریاض النضرۃ صفحہ ۱۶۵ جلد ۱)

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، لہٰذا حضرت علی اور حضرت معاویہ و عائشہ صدیقہ میں سے کسی پر گناہ نہیں۔

(مرأۃ شرح مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۵۵ جلد ۵ باب قیدیوں کے احکام)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی جنگ سیدنا علی رضی اللہ سے بنا بر خطائے اجتہادی تھی۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا فیصلہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ کرام کے اجماع اور اجتہاد سے ہوئی۔اور اجماع یقینی تھا۔علم اصول فقہ میں ہے،ظنی نص غیر قطعی اجماع کے لئے کافی سند ہے

(تکمیل الایمان صفحہ ۱۶۰)

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان اجتہادی فیصلے کیا کرتے تھے۔آگے لکھتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ

خلافت میں جو فسادات یا جھگڑے ہوئے وہ آپ کے استحقاقِ خلافت پر نہیں تھے، بلکہ وہ ایک اجتہادی غلطی تھی جس میں حضرت عثمان کے قاتلوں کی سزا میں جلدی کا مطالبہ تھا۔

اس عبارت کو بنظرِ غور دیکھا جائے تو ثابت ہوا کہ صحابہ رضی اللہ عنھم سے بھی اجتہادی خطا ممکن ہے، اِسی لیے اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ ابنیائے کرام علیھم السلام معصوم ہیں باقی تمام صحابہ واہل بیت محفوظ ہیں، لیکن خطائے اجتہادی کا صدور بھی ممکن ہے۔ شیعہ حضرات ائمہ کرام کو بھی معصوم مانتے ہیں۔ یہ عقیدہ اہل سنت کا نہیں۔ روافض کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

عبارت یوں ہے:

پس اس سے صاف وصریح طور پر ثابت ہوا کہ خدا نے حضرت رسول اور اُنکے اہل بیت کو سارے جہان سے افضل بنایا فرشتے ہوں یا جنات، آدمی ہوں یا غیر، حتیٰ کہ پیغمبروں پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔

(قرآن مجید مترجم فرمان علی صفحہ ۱۷۲، اشاعت اول ۱۹۸۳ء ننگل ساہداں تحصیل فیروز والا ضلع شیخوپورہ۔)

ایک اور حوالہ پیش خدمت ہے :ابوالحسن مغازلی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اس میں الناس سے مراد عام لوگ نہیں بلکہ مخصوص ہم اہل بیتِ پیمبر ہیں جن پر لوگ رشک وحسد کرتے ہیں۔

(مترجم قرآن شیعہ صفحہ ۱۱۸ حاشیہ نمبر ۱)

خط کشیدہ عبارت بنظر غور پڑھیں۔

باغِ فدک کی تعریف شیعہ کے گھر سے

فرمان علی شیعہ آیت کی تفسیر میں لکھتا ہے فئی : جو بے لڑے حاصل ہو وہ خاص رسول کا حصہ ہے جس کو چاہیں دیں۔

(قرآن مجید مترجم صفحہ ۷۵۶)

ہم پیچھے حدیث نقل کر آئے ہیں کہ جنابِ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے باغِ فدک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ظاہری زندگی میں مانگا تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دینے سے انکار فرمادیا تو بعدِ وصال باغِ فدک مانگنا چہ معنی دارد۔ یہ بات حقیقت پر مبنی نہیں ہے، انکار کے بعد باغِ فدک مانگنا سیدہ کی شان کے لائق نہیں تھا۔

مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کا فیصلہ پڑھیے اور رافضی پیروں اور مولویوں کی بدعقیدگی ملاحظہ فرمایئے، عبارت یوں ہے:

قطب الاقطاب یعنی قطبِ مدار کا سر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قدم کے نیچے ہے۔

قطبِ مدار انہی کی حمایت و رعایت سے اپنے ضروری امور کو سر انجام کرتا اور مداریت سے عہدہ برآ ہوتا ہے۔ حضرت فاطمہ اور امامین رضی اللہ عنہم بھی اِس مقام میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک ہیں۔

(مکتوبات شریف جلد ا صفحہ ۴۳۸)

یاد رکھنا چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب رضی اللہ عنھم سب کے سب بزرگ ہیں اور سب کو بزرگی سے یاد کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے پسند فرمایا اور میرے لئے میرے اصحاب کو پسند فرمایا اور ان میں سے بعض کو میرے لئے رشتہ دار اور مددگار پسند کیا پس جس شخص نے اُن کے حق میں مجھے محفوظ رکھا اس کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا اور جس نے اُن کے حق

میں مجھے ایذا دی اس کو اللہ تعالیٰ نے ایذا دی۔ طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ **من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الناس اجمعین.**

ترجمہ: جس نے میرے اصحاب کو گالی دی اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اور ابن عدی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری اُمت میں سے بُرے لوگ وہ ہیں جو میرے اصحاب پر دلیر ہیں اور اُن کے لڑائی جھگڑوں کو جو اُن کے درمیان ہوئے ہیں نیک محمل پر محمول کرنا چاہئے اور ہوا وتعصب سے دور سمجھنا چاہیے کیونکہ وہ مخالفتیں تاویل واجتہاد پر مبنی تھی نہ کہ ہوا وہوس پر۔ یہی اہل سنت کا مذہب ہے۔ لیکن جاننا چاہیے کہ حضرت امیر کرم اللہ وجہہ کے ساتھ لڑائی کرنے والے خطا پر تھے اور حق حضرت امیر کی طرف تھا ۔لیکن چونکہ یہ خطا خطائے اجتہادی کی طرح ہے اِس لئے ملامت سے دور ہے اور اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے، جیسے شارح مواقف آمدی سے نقل کرتا ہے کہ

جمل وصفین کے واقعات اجتہاد سے ہوئے ہیں اور شیخ ابو سُلمی نے تمہید میں تصریح کی ہے کہ اہل سنت و جماعت اس باب پر ہیں کہ معاویہ بمع اُن کے تمام اصحاب جواُن کے ساتھ تھے سب خطا پر تھے لیکن اُن کی خطا اجتہادی تھی ۔ اور شیخ ابن حجر علیہ الرحمۃ نے صواعق میں کہا ہے کہ حضرت معاویہ وحضرت علی رضی اللہ عنہما کے درمیان جھگڑے بنا بر اجتہاد ہوئے ہیں اور اِس قول کو اہل سنت کا مذہب فرمایا اور قوم کی کتابیں خطائے اجتہادی سے بھری پڑی ہیں ۔امام غزالی اور قاضی ابوبکر وغیرہ نے بھی یہی فرمایا۔پس مولا علی کے ساتھ لڑائی کرنے والوں کے حق میں فسق وضلال کا گمان جائز نہیں ہے۔اور قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ نے شفا شریف میں یہی تصریح کی ہے۔

(مکتوبات شریف صفحہ ۴۴۰ جلد ا، مکتوب نمبر ۲۵۱)

تمام علمائے اہل سنت و جماعت اِس بات پر متفق ہیں کہ صحابہ کرام کی جنگیں جو ہوئیں وہ خطائے اجتہادی کی بنا پر تھیں جو کہ گناہ نہیں پس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت کے محبّ اہل سنت و جماعت ہیں ۔

(مکتوبات شریف نمبر ۳۶ صفحہ ۱۰۵ جلد ۲ دفتر دوم)

اورخطائے اجتہادی صحابہ کرام سے ہوئی۔

(صفحہ۱۱۴جلد۲مترجم)

(مکتوب نمبر۳۶صفحہ۱۲۲جلد۲)

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوا کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے بھی بعض اموراجتھادیہ میں خطا ہوئی۔

مفتی احمد یار خاں نعیمی گجراتی علیہ الرحمۃ کی مرأۃ شرح مشکوٰۃ شریف خطائے اجتہادی کے دلائل سے بھری پڑی ہے، اگر کوئی صاحب مزید تحقیق کرنا چاہے تو وہاں دیکھ لے۔ہم نے خطائے اجتہادی کے ثبوت میں ائمہ کے اقوال نقل کیئے ہیں جومستند ہیں جن سے انکار کی گنجائش نہیں ہے، میں نہ مانوں کا کوئی علاج نہیں ہے ،جب صحابہ کرام حضرت طلحہ و حضرت زبیراوراُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنھم سے خطائے اجتہادی کی نسبت ہوسکتی ہے تو انکار کا کوئی علاج نہیں، اور انبیائے کرام سے بھی خطائے اجتہادی وقوع میں آئی ۔اورائمہ اہل سنت نے خطائے اجتہادی کو معصیت نہیں لکھا۔ بلکہ ثواب لکھا ہے اُم المومنین سیدہ عائشہ قرآن کریم کی

نص سے جنتی ہیں۔ حضرت طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما عشرہ مبشرہ جنتی ہیں، جن کے متعلق مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ نے خطائے اجتہادی لکھا ہوا ہے۔ تو معلوم ہوا کہ اولیائے کرام کی طرف نسبتِ خطائے اجتہادی کرنا جائز ہے ۔ دنیا کا کوئی اہل علم خطائے اجتہادی کو گناہ نہیں ثابت کر سکتا۔

پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی تاجدارِ گولڑہ رحمتہ اللہ علیہ کا فیصلہ پڑھیے:

اس سے سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ فدک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مِلک نہ تھا۔ اور فئی کا مال مِلک ہوتا بھی نہیں، اگر بالفرض ایسا مان بھی لیا جائے تو حدیث شریف **نحنُ معاشر الانبیاء لا نورث ما تر کنا صدقة.**

ترجمہ: ہم گروہ انبیاء اپنا ورثہ نہیں چھوڑتے ۔ ہمارا متروکہ صدقہ ہوتا ہے۔ اس اَمر پر دلالت کرتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فدک کو وقف کر دیا تھا۔ اور اگر بالفرض یہ مان بھی لیا جائے کہ آپ نے وقف نہیں فرمایا تو حضرت سیدہ کا حق نصف فدک ہوا نہ کہ سارا جیسا کہ آپ کا دعویٰ ہے۔

(مہر منیر صفحہ ۹۰ طبع مغل پورہ لاہور)

پیر صاحب نے تو باغِ فدک کو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مِلک نہ تھا کہہ دیا،تو ترکہ مانگنا چہ معنی دارد۔

خلیفہ اعلیٰ حضرت صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمتہ اللہ علیہ کا فیصلہ

یعنی ایک اجتہاد سے دوسرا اجتہاد ساقط نہیں ہوتا یعنی ٹوٹتا نہیں ہے۔اس قاعدہ کی بنیاد صحابہ کرام کا عمل ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے چند مسائل کے سلسلے میں حکم صادر فرمایا جس کی مخالفت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کی۔مگر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا حکم اِس سے نہ ساقط ہوا نہ کالعدم،اِسی طرح فدک کے بارے میں خلیفہ اول کا حکم حضرت عباس ،حضرت فاطمہ اور حضرت علی رضی اللہ عنھم کے اجتہاد سے نہ ٹوٹا نہ ساقط ہوا۔

(بہارِ شریعت صفحہ ۱۰۸۹ جلد ۳ باب الاجتہاد لاینقض بالاجتہاد)

مذکورہ عبارت سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عباس اور حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اجتہاد کیا تھا۔

حافظ الحدیث سیدنا ومولانا امام جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ علیہ کا فیصلہ مندرجہ ذیل ہے:

باایں الفاظ متقاربہ

(الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۲۷ جلد اطبع بیروت لبنان۔)

مذکورہ حوالہ سے صاف ظاہر ہوگیا کہ علمائے اہل سنت کا مذہب یہی ہے کہ تینوں صحابہ کرام یعنی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کے بارے میں اجتہاد کیا تھا، اِسی طرح اعلیٰ حضرت عظیم البرکت مولانا احمد رضا خاں فاضلِ بریلوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۲۳۶، جلد ۲۹)

عبارت یوں ہے:

صحابہ کرام سے بھی خطائے اجتہادی ہوئیں۔

امام شعرانی قطب ربانی شیخ عبدالوہاب شعرانی المتوفی ۹۷۲ھ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں بحث ۴۴:

صحابہ کرام کے جھگڑوں کے متعلق خاموش رہنا:

وذلک لانهم كلهم عدول باتفاق اهل السنة سواء من لابس الفتن و من لم يلا بسها كفتنة عثمان و معاويه و وقعة الجمل

و کل ذلک وجوبا لإِحسان الظن بهم و حملا لهم فی ذلک علی الاجتهاد فمن طعن فی الصحابة فقد طعن فی نفس دینه.

(الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۴۴-۴۴۵ جلد ۲، طبع بیروت لبنان فی بیان عقائد الاکابر)

اور اسی طرح تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان بالاتفاقِ اہل سنت عدول ہیں اور جو فتنے سرزد ہوئے جیسا کہ سیدنا عثمان وسیدنا معاویہ اور جنگ جمل وغیرہ تمام نیکی کی بِنا پر تھے اور یہ سب مبنی براجتہاد تھے۔

آگے لکھتے ہیں اور جس شخص نے صحابہ کرام پر طعن کیا اُس نے اپنے دین میں طعن کیا مندرجہ بالا عبارت سے بھی واضح ہو گیا کہ صحابہ کرام کے جھگڑے مبنی براجتہاد تھے جو کہ باعث ثواب ہوتا ہے۔ مجدد صاحب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مجتہدہ تھیں۔

(مکتوبات صفحہ ۱۱۵ جلد ۲)

اسی طرح بہار شریعت میں لکھا ہے:

(بہار شریعت صفحہ ۴۰ جلد ۱، فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۶۳ جلد ۲۹ احکام القرآن صفحہ ۳۰۱ جلد ۲، عمدۃ القاری صفحہ ۵۸۲ جلد ۱۶)

مذکورہ حوالہ جات میں بھی اجتہاد کا ثبوت ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے آدمی کو قتل کیا جب کہ اُس نے کلمہ پڑھ لیا تھا۔

(مرأۃ جلد۵، صفحہ ۲۷۰)

حضرت خالد بن ولید اور ابن عمر رضی اللہ عنھما نے اجتہاد کیا۔

(مرأۃ شرح مشکوۃ صفحہ ۵۵۴، جلد۵)

انبیائے کرام معصوم ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ صفحہ ۳۶۳ جلد ۲۹)

خطائے اجتہادی ثابت ہے۔

(شواہد الحق للنبہانی ۵۲۹-۵۳۱-۵۲۷)

خطائے اجتہادی انبیائے کرام وصحابہ کرام سے ہوئیں کتب اہل سنت سے ثابت ہیں۔

(الیواقیت والجواہر صفحہ ۷۷ جلد ۲)

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بھی سیدہ فاطمہ و مولا علی و حضرت عباس رضی اللہ عنھم کا اجتہاد نقل کیا ہے۔

علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

عبارت یوں ہے: حضرت سیدہ معصومہ نہ تھیں ہاں محفوظہ تھیں یہ انبیائے کرام کی ہی شان ہے کہ معصوم تھے۔

(تحفہ شیعہ صفحہ ۲۵۶)

آگے لکھتے ہیں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مواعید کو مدنظر رکھ کر مشاجرات صحابہ کرام میں سکوت پسند فرماتے ہیں۔ اگر مجبور ہوں جیسا کہ شیعہ کے جواب میں ہونا پڑتا ہے تو اُن کے لئے محامل نیک اور تاویلات حسنہ ظاہر کرنے میں کوتاہی نہیں کرتے۔ وجہ یہ کہ صحابہ کرام سے جو وقوع میں آیا، وہ از روئے اجتہاد تھا نہ کہ اغراض نفسانیہ اور مصالح دینیہ کے لئے۔

(تحفہ شیعہ صفحہ ۲۵۶)

باغِ فدک پر تصرف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مالکانہ نہ تھا۔

(تحفہ شیعہ صفحہ ۲۳۲)

انبیائے کرام علیہم السلام کی وراثت علم ہوتا ہے، جائیداد نہیں ہوتی۔

شیعہ عالم لکھتا ہے:

امـا انـه لم یکن فیه دینار و لا درهم و لکنه کان مملوء علماً.

(بصائر الدراجات صفحہ ۲۰۰)

انبیائے کرام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ علم ہوتا ہے۔

و ایـضـا ان الانبیـاء لـم یـورثـوا دیـنـارا و لا درهما انما ورثوا العلم

(عقائد شیعہ)

امام کی نشانیاں تیس ہوتی ہیں۔ ابوالحسن علی بن موسیٰ رضا فرماتے ہیں کہ امام میں یہ علامتیں ہوتی ہیں، وہ اعلم الناس، احکم الناس، اتقی الناس، اشجع الناس، اسخی الناس، اعبد الناس ہوتا ہے اور مختون پیدا ہوتا ہے اور پاک ہوتا ہے اور پیچھے سے دیکھتا ہے جیسا کہ آگے سے دیکھتا ہے اور اس کا سایہ نہیں ہوتا۔ اور جب زمین پر گرتا ہے یعنی پیدا ہوتا ہے اور اپنی ہتھیلیوں کے بل کلمہ شہادت پڑھتا ہوا گرتا ہے۔ اسکو احتلام نہیں ہوتا، اور اُسکی آنکھیں

سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے۔ بے ضو نہیں ہوتا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ ٹھیک آجاتی ہے۔ اُس کا بول و براز دکھائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دے رکھا ہے اس کا بول و براز نگل جائے۔ اُس سے کستوری سے بڑھ کر خوشبو آتی ہے۔ اور وہ لوگوں کو اُن کی جانوں سے عزیز ہوتا ہے اور اُن کے باپوں اور ماؤں سے زیادہ مہربان ہوتا ہے اور لوگوں سے زیادہ عاجزی کرنے والا ہوتا ہے۔ جس بات کا وہ حکم دے اس پر ان سے زیادہ عمل کرنے والا ہوتا ہے اور جس بات سے اُن کو روکے اُن سے خود زیادہ رُکنے والا ہوتا ہے۔ اُس کی دعا قبول ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر پتھر پر بددعا کرے تو وہ پھٹ کر دو ٹکڑے ہو جائے اس کے پاس رسول کا ہتھیار رہوتا ہے۔ اُسکی تلوار ذوالفقار ہے۔ اُس کے پاس ایک رجسٹر ہوتا ہے جس میں تا قیامت اس کے شیعوں کے نام ہوتے ہیں۔ اور ایک اور رجسٹر ہوتا ہے جس میں ان کے دشمنوں کے نام ہوتے ہیں۔ اس کے پاس ایک جامعہ یعنی صحیفہ ہے، ستر ہاتھ لمبا جس میں وہ سب کچھ ہے جس میں بنی آدم کی حاجتیں ہوتی ہیں۔ اس کے پاس جفر اکبر اور اصغر ہوتے ہیں یعنی بکرے

کا چمڑا اور مینڈھے کا چمڑا۔ ان دونوں میں تمام علوم ہیں۔ یہاں تک کہ اِن میں خراش کی دیت اور تازیانہ نصف تازیانہ اور تہائی تازیانہ ہے۔ اور اُس کے پاس مصحف فاطمہ ہوتا ہے۔

(کتاب الخصال ابن بابویہ القمی طبع ایران ۱۳۰۲ھ صفحہ ۱۰۵-۱۰۶ منقول از تحفہ شیعہ)

شیعہ مذہب میں نبی علیہ السلام کی بیویاں کافرہ تھیں۔ ملا باقر مجلسی ایرانی شیعہ لکھتا ہے۔ بحوالہ علی بن ابراہیم اور عیاشی سے روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ وحضرت حفصہ رضی اللہ عنھما کی نسبت یوں لکھا ہے۔

پس حق تعالی برائے رفع استبعاد وجاہلاں کہ نگویند کہ چوں تواند بود کہ زنانِ پیغمبر کافر ومنافق باشد۔

پس اللہ تعالیٰ نے جاہلوں کے استبعاد کو دور کرنے کے لئے کہ یوں ہی نہ کہیں کہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ پیغمبر کی بیویاں کافر ومنافق ہوں اُنکے لئے ایک مثل بیان کردی اور اِس مثل میں ان کا کُفر ہر عقلمند پر ظاہر کردیا۔

(حیات القلوب فارسی صفحہ ۱۰۴۱ جلد ۲، طبع ایران باب ۵۵ تحفہ شیعہ صفحہ ۳۵)

انبیائے کرام علیھم السلام کی وراثت

در حدیث معتبر از حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ منقولست کہ فرمود حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وارث علوم پیغمبران بود۔

(حیات القلوب فارسی صفحہ ۱۴۹ جلد ۲، باب العلم طبع تہران)

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تمام انبیائے کرام علیھم السلام کی وراثت علوم ہوتے ہیں۔

نقل کردہ عبارت سے شیعہ مجتہد کی زبانی ثابت ہو گیا اور فرمان ائمہ اہل بیت بھی ہے کہ انبیائے کرام کی وراثت درھم و دینار یا زمین نہیں ہوتی بلکہ علوم وراثت ہوتے ہے۔

باغِ فدک نبی علیہ السلام کی مالکانہ وراثت نہیں تھا جسے ترکہ سمجھ کر تقسیم کیا جاتا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عین مطابق فیصلہ کیا۔ پھر سیدنا عمر نے بھی ایسے کیا پھر سیدنا عثمان نے پھر سیدنا علی نے پھر سیدنا امام حسن رضی اللہ عنھم نے بھی ایسے ہی کیا۔

حقیقی چار صاحبزادیاں علمائے شیعہ کی زبانی پڑھیے:

وبعضی گفتہ اند کہ قاسم از عبداللہ بزرگ تر بود و چہار دختر از برائے حضرت آورد، زینب، رقیہ، امُ کلثوم، فاطمہ۔

(حیات القلوب فارسی صفحہ ۵۹۶ در بیان زوجات آنحضرت صفحہ ۵۸۸، ۸۹، ۹۲)

تمام اولاد سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے بطن پاک سے ہوئی۔

(مجالس المومنین اُردو صفحہ ۱۱۶ سیدہ زینب بہن کا ذکر۔)

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز جنازہ

شیخ طبرسی از حضرت امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ است کہ دہ نفر دہ نفر داخل میشد ند و چنین بر آنحضرت نماز میکر دند بے امامی تا آنکہ خرد و بزرگ و مرد و زن از اھل مدینہ و اھل اطراف مدینہ ہمہ بر آنجناب چنین نماز کردند۔

(حیات القلوب فارسی صفحہ ۶۹۷ جلد ۲ در بیان رحلت)

شیخ طبرسی امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتا ہے کہ دس دس نفر

گھر میں داخل ہوتے تھے اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نماز پڑھتے جاتے بغیر امامت کے اور بچے بزرگ اور مرد و زن اھل مدینہ کے اور اہل مدینہ کے اطراف کے سب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام پڑھا۔

نقل کردہ عبارت سے ثابت ہوا کہ تمام صحابہ کرام علیھم الرضوان نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام پڑھا۔

مکمل سیاہ لباس کی ممانعت

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرمود سیاہ پوشی خوب نیست بجز در سہ چیز عمامہ کفش و عبا۔

(کتاب الخصال صفحہ ۱۲۶ طبع ایران)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سیاہ مکمل لباس اچھا نہیں ہے سوائے تین چیزوں کے عمامہ، کفش اور چادر۔

سیاہ جوتا پہننے کی بھی ممانعت ہے۔

(کتاب الخصال صفحہ ۸۳)

شیعہ مذہب میں اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو نعوذ باللہ حد لگائی جائے گی۔

از امام محمد باقر علیہ السلام روایت کردہ اند کہ چوں حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر شود عائشہ را زندہ گردانند تا آنکہ اُورا حد بزند۔

(حیات القلوب فارسی صفحہ ۶۱۱ جلد ۲ بیان حالات عائشہ)

امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کیا جائیگا اور اُن پر حد لگائی جائے گی (نعوذ باللہ)۔

خلیفہ چہارم کی توہین

اِسی لئے علی فرماتے ہیں انا دابۃ الارض

(مجالس المومنین اُردو صفحہ ۴۴)

ترجمہ: میں زمین کا جانور ہوں۔ نعوذ باللہ

سیدہ ام کلثوم بنت علی کا ثبوت

سیدہ ام کلثوم بنتِ علی کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے ہوا

عبارت یوں ہے۔

اما اُم کلثوم حکایت تزویج او با عمر در کتب مسطور است

(منتہی الاعمال صفحہ ۱۸۶ جلد ا باب ذکر اولاد علی علیہ السلام، مجالس المومنین فارسی صفحہ ۴۵۱ جلد ا، ۱۸۲ جلد ا، فروع کافی صفحہ ۱۴۱ جلد ۲، فروع کافی صفحہ ۳۱۱ جلد ۲، اصول کافی صفحہ ۱۷۳، صافی شرح اصول کافی کتاب الحجہ صفحہ ۲۸۱، ۲۸۳ جلد ۳، تہذیب الاحکام کتاب الطلاق باب عدۃ النساء صفحہ ۲۳۸ طبع ایران، کتاب الابصار صفحہ ۱۸۵ جلد ۲ حدیث نمبر ۶، کتاب الابصار حدیث نمبر ۸، تہذیب الاحکام صفحہ ۳۸۰ جلد ۲ کتاب المیر اث باب المیر اث الغرقی والمہدوم، مناقب ابی طالب صفحہ ۱۶۲ جلد ۳، مناقب شہر آشوب صفحہ ۱۴۴ جلد ۲، کشف الغمہ عیسیٰ اربلی کی تصنیف ہے صفحہ ۱۰، مجالس المومنین طبع ایران صفحہ ۷۸)

چار جگہ نکاح اُم کلثوم بنتِ علی علیہ السلام کا ذکر ہے:

سید محدث نعمت اللہ جزائری، انوار نعمانیہ، ملا باقر مجلسی ایرانی شیعہ باب تذکرۃ الائمہ میں لکھتا ہے۔

مندرجہ بالا کُتب شیعہ سے ہم نے ثابت کر دیا کہ سیدہ اُم کلثوم بنت علی علیہ السلام کا نکاح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا منقول از

(تحفہ شیعہ صفحہ ۴۱۹، منتخب التواریخ صفحہ ۱۱۶-۱۳۱-۴۲۴)

موجودہ قرآن مکمل نہیں، اصول کافی۔ بارہ امام کا رتبہ انبیاء سے بلند ہے از اصول کافی نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد تمام صحابہ کافر و مرتد ہو گئے تھے۔

(منتخب التواریخ اُردو طبع ملتان صفحہ ۴۲)

امام حسین علیہ السلام کی دو صاجبزادیاں

جو کہ کربلا میں موجود تھیں سیدہ فاطمہ وسکینہ رضی اللہ عنھما۔

(منتخب التواریخ طبع ملتان صفحہ ۳۴۶)

سیدۃ فاطمہ بنتِ حسین کا وصال پچاسی سال کی عمر میں ہوا۔

(منتخب التواریخ صفحہ ۱۴۷، ۱۱۰ ہجری میں وصال ہوا)

محمد ہاشم مشھدی شیعہ لکھتا ہے اولاد اصول کافی میں تحریر ہے کہ خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین بیٹے اور چار بیٹیاں ہوئیں جن کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

بعثت سے پہلے قاسم، زینب، رقیہ، اور اُم کلثوم پیدا ہوئیں، بعثت

کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ رضی اللہ عنہا پیدا ہوئیں۔

(منتخب التواریخ اُردو صفحہ ۳۲)

اِسی صفحہ پر ابوطالب کا ذکر ہے جس پر رضی اللہ نہیں لکھا۔

(کوکب دُری صفحہ ۱۷۸، ۱۷۹، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۵۰، ۳۰۰)

طبرسی شیعہ کا اعتراف

کل ھذا ابو طالب کافراً . ابو طالب مات کافراًو ابو سفیان مات مسلماً.

(احتجاج طبرسی صفحہ ۳۴۸ جلد ا، صفحہ ۳۴۹ جلد ا۔)

اہل بیت کے قاتل کون؟

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان ھولاء یبکون علینا فمن قتلنا غیرھم۔

(احتجاج طبرسی صفحہ ۲۹ جلد ۲)

سیدنا علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جو لوگ ہم پر روتے ہیں تو کن لوگوں نے ہم کو قتل کیا ان کے سوا۔

رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان

و اختلاف اصحابی رحمة لکم -قیل یا رسول الله من اصحابک قال اهل بیتی.

(احتجاج طبرسی صفحہ ۱۰۵ جلد ۲)

اہل بیت میں حضرت سلمان، حضرت زبیر، حضرت عباس و بیویاں شامل ہیں۔

صحابہ کرام پر رضی اللہ عنہ لکھا:

(کوکب دُری صفحہ ۲۴۵، ۲۵۵، ۱۷۴، ۱۸۷، ۲۹۶، ۲۹۸)

حسین بن محمد تقی نوری شیعہ کا عقیدہ پڑھیے عبارت یوں ہے۔

عن جابر قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ما ادعی احد من الناس انه جمع القران کله کما انزل الا کذاب.

(فصل الخطاب صفحہ ۴)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے سُنا جو کوئی یہ دعویٰ کرے لوگوں میں سے بے شک قرآن تمام جمع ہوا جیسا کہ نازل ہوا وہ جھوٹا ہے۔

قرآن بکری کھا گئی

رواه الطبری فی الاحتجاج وزاد بعد قوله غیرهم وقد جاء ت شـــاة الی صحیفة و کتاب یکتبون فاکلها و ذهب ما فیها و الکاتب یومئذ عثمان.

(فصل الخطاب صفحہ:۵)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی مولا علی علیہ السلام کا امام خلیفہ اول سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوئے عبارت یوں ہے:

ثـم قـام وتهیا للصلٰوة و حضر المسجد و صلی خلف ابـی بـکـر و خـالـد بن الولید یصلی بجنبه و معه السیف فلما جلس ابوبکر فی التشهد .

(احتجاج طبرسی صفحہ۱۲۶جلدا)

پھر سیدنا ابوبکر نماز پڑھنے کے ارادے سے کھڑے ہوئے اور حاضر ہوئے مسجد میں تو مولا علی نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے

نماز پڑھی اور آپ کے ایک طرف سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے پھر التحیات میں سیدنا ابوبکر بیٹھے۔

نقل کردہ عبارت سے واضح ہوگیا کہ مولا علی علیہ السلام سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پیچھے جماعت سے نماز پڑھتے تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر تبرا بازی کرنے والا مولا علی علیہ السلام کے امام کو بُرا کہتا ہے۔ دشمنِ صحابہ کرام کے دوزخی ہونے میں شک نہیں جو شک کرے وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔رافضیوں سے میل جول رکھنے والا بھی مسلمان نہیں۔ جو شخص شیخین، ام المومنین سیدہ عائشہ، سیدنا معاویہ، ابن عباس، طلحہ، زبیر رضی اللہ عنھم جو عشرہ مبشرہ جنتی ہیں ان کو گالیاں دیتا ہے وہ دوزخی ہے۔

ہمارے نقل کردہ حوالہ جات اصل کتابوں میں سے ہیں۔کوئی شخص انہیں غلط ثابت نہیں کرسکتا۔ہم نے اِس کتابچہ میں روافض کا چہرہ لوگوں کے سامنے بے نقاب کردیا ہے۔

اللہ تعالیٰ رافضی پیروں اور مولویوں کے فتنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ میری اِس کاوش کو توشۂ آخرت بنائے۔

آمین بجاه طه ويسين.

تصانیف

سردار اہلسنت حضرت مولانا
صوفی سردار محمد نشان قادری

- یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کثرت کیجیے
- نکاحِ زلیخا
- عقیدۃ الصالحین فی نور سید المرسلین ﷺ
- اسواط الصالحین علی ادبار المنافقین
- سوط الرحمٰن علی حزب الشیطان
- حرکات الوہابیہ
- دیوبندیت اپنی تحریروں کے آئینے میں
- تحقیق مزید فی حقیقتِ یزید
- تنبیہ الاغبیاء فی بنات سید الانبیاء ﷺ
- تنبیہ السفہاء فی ذکر میلاد المصطفےٰ ﷺ
- سوط السعید علی عنق العنید
- مناظرہ رفع الیدین